بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

محترم جناب مفتی صاحب جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

1. اگر کسی نے کسی مسلمان کو قتل کرنے کی قسم کھائی تو اس کا کفارہ اس پر کب واجب ہو گا فوراً ارادہ ملتوی کر کے ادا کرنا ہو گا یا موت تک انتظار کرنا ہو گا اور وصیت کرنی ہو گی؟

2. اس قسم کو توڑنے کا طریقہ اور حانث کیسے ہونا پڑے گا؟

فتوی نمبر:۳۷۲۴

محمد عارف

بسم الله الرحمٰن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

۱۔۔۔صورتِ مسؤلہ میں اگر حالف (قسم کھانے والا) نے محلوف علیہ (جس کے متعلق قسم کھائی جائے) کو قتل کرنے کی مطلق قسم کھائی ہو یعنی کسی وقت کے ساتھ متعین نہ کیا ہو تو ایسی صورت میں قسم کھانے والا زندگی کے آخری ایام میں حانث ہو گا، اور کفارہ قسم کی وصیت کرنی ہو گی۔

نیز اگر محلوف علیہ (جس کے متعلق قسم کھائی گئی ہے) کی موت حالف (قسم کھانے والے) سے پہلے واقع ہو جائے تو ایسی صورت میں بھی قسم کھانے والا حانث ہو جائے گا اور کفارہ قسم ادا کرنا ہو گا۔

۲۔۔۔ایسی قسم کو توڑنے اور حانث ہونے کا طریقہ یہ ہے کہ قسم کھانے والا اس شخص کو جس کے متعلق قتل کرنے کی قسم کھائی ہے تاحیات قتل نہ کرے۔

وفی الدر المختار للحصكفیؒ: (ومن حلف على معصية كعدم الكلام مع أبويه أو قتل فلان) وإنما قال (اليوم) لأن وجوب الحنث لا يتأتى إلا في اليمين المؤقتة. أما المطلقة فحنثه في آخر حياته، فيوصي بالكفارة بموت الحالف ويكفر عن يمينه بهلاك المحلوف عليه غاية (وجب الحنث والتكفير) لأنه أهون الأمرين.

وفی رد المحتارلابنِ عابدینؒ: (قوله أما المطلقة فحنثه في آخر حياته) هذا إذا كان المحلوف عليه إثباتا، أما إن كان نفيا فيتأتى الحنث في الحال بأن يكلم أبويه، وبهذا عرفت أن اليوم قيد في الثاني فقط ح (قوله في آخر حياته) الأولى أن يقول في آخر الحياة ليشمل حياة الحالف وحياة المحلوف عليه (قوله ويكفر) عطف على يوصي (قوله لأنه أهون الأمرين) لأنه فيه تفويت البر إلى جابر وهو الكفارة ولا جابر للمعصية لو بر كما في البحر

(کتاب الایمان، ج۳/۷۲۸، مکتبہ: ایچ ایم سعید)

وفی الدر المختار للحصكفیؒ:حلف (ليأتينه) فهو أن يأتي منزله أو حانوته لقيه أم لا (فلو لم يأته حتى مات) أحدهما (حنث في آخر حياته) وكذا كل يمين مطلقة

وفی رد المحتارلابنِ عابدینؒ: (قوله وكذا كل يمين مطلقة) أي لا خصوصية للإتيان، بل كل فعل حلف أن يفعله في المستقبل وأطلقه ولم يقيده بوقت لم يحنث حتى يقع اليأس عن البر مثل ليضربن زيدا أو ليعطين فلانة أو ليطلقن زوجته وتحقق اليأس عن البر يكون بفوت أحدهما ولذا قال في غاية البيان: وأصل هذا الحالف في اليمين

المطلقة لا يحنث ما دام الحالف والمحلوف عليه قائمين لتصور البر فإذا فات أحدهما فإنه يحنث. اهـ. بحر قال ح وهذا إذا كانت على الإثبات فإن كانت على النفي لا يحنث في آخر حياته ويمكن حنثه حالا كما لا يخفى

(کتاب الایمان، ج۳/۷۵۷، مکتبہ: ایچ ایم سعید)

فقط واللہ اعلم

کتبہ

محمد عارف

المتخصص فی الفقہ الاسلامی

جامعۃ العلوم الاسلامیۃ

علامہ محمد یوسف بنوری تاؤن کراتشی

۱۹/ربیع الثانی/۱۴۴۱ھ ۱۷/دسمبر/۲۰۱۹ء

الجواب صحیح

الجواب صحیح

الجواب صحیح